96919-احتلام کے بعد غسل نہ کرسکا اور وضوء کرکے نماز ادا کرلی

سوال

میں ایک معذور نوجوان ہوں اور الحمد للہ ویل چیئر پر چلتا پھرتا ہوں، ایک رات مجھے نماز فجر سے قبل احتلام ہوا تو جسمانی کمزوری کی بنا پر میں غسل نہیں کرسکتا تھا، اور نہ ہی طلوع شمس سے قبل اپنا لباس تبدیل کرسکتا تھا، اور میں نماز فجر بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا، چنانچہ میں نے وضوء کرکے نماز ادا کرلی، کیا یہ عمل جائز تھا یا نہیں، اور اگر جائز نہ تھا تو مجھے کیا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو دنیا و آخرت میں عافیت سے نوازے.

جو شخص احتلام یا جماع کی بنا پر جنبی ہوجائے اس کے لیے غسل کرنا فرض ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو، یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہوکر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تعالی تم پر کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے، اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو}.المائدۃ(6).

چنانچہ اگر پانی نہ ہونے، یا پانی استعمال کرنے کی استطاعت نہ ہونے کی بنا پر غسل نہ کرسکتا ہو، تو وہ تیمم کرکے نماز ادا کرلے؛ جیسا کہ اوپر کی آیت میں یہ فرمان باری تعالی موجود ہے :

.{ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو، یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہوکر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تعالی تم پر کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے، اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو}.المائدۃ (6).

اور اسی طرح جسے احتلام ہوجائے اور اسے ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے بیمار ہونے کا خدشہ ہو، اور اسے پانی گرم کرنے کے لیے کچھ نہ ملے، یا پھر پانی دور ہو وہاں تک پہنچنا مشکل ہو، اور اسے پانی لاکر دینے والا کوئی نہ ہو، تو وہ شخص بھی تیمم کرکے نماز ادا کرلے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی" میں لکھتے ہیں :

"اور جو شخص مریض ہو اور حرکت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اور نہ ہی اسے پانی لاکر دینے والا کوئی شخص ہو، تو وہ پانی نہ پانے والے کی طرح ہی ہے، کیونکہ اس کے لیے پانی تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں..... اور اگر نماز کا وقت نکلنے سے قبل کوئی شخص اسے پانی لاکر دینے والا ہو، تو وہ پانی کو پانے والے کی طرح ہی ہے" انتہی.

دیکھیں : المغنی (151/1).

اور جس مریض کے لیے سارا جسم دھونا تو ممکن نہ ہو، لیکن جسم کا کچھ حصہ دھوسکتا ہو، تو اس کے لیے حسب استطاعت جسم کا حصہ دھونا فرض ہے، اور باقی کی جانب سے تیمم کرلے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{**تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا تقوی اختیار کرو**}۰التغابن (16).

لیکن غسل کے بدلے میں وضوء کفائت نہیں کریگا.

آپ مزید فائدہ کے لیے سوال نمبر (71202) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر آپ یہ نماز لوٹانی چاہیے.

دوم :

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق منی طاہر ہے، اس لیے آپ کے لیے نہ تو لباس تبدیل کرنا اور نہ ہی دھونا لازم ہے، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2458) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.